اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

میلاد کیوں؟

منجانب

بزم عتیقیہ

جامع حنفیہ شمس العلوم

نوری مسجد ریلوے اسٹیشن گگو

تحصیل بورے والا ضلع ہاڑی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پیش لفظ

انعام ربانی پر خوش ہونا عطائے الٰہی پر خوشی کا اظہار کرنا فرحت و سرور کا مظاہرہ کرنا شریعت میں بہت پسندیدہ عمل ہے۔ امام بخاریؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ بندہ پر انعام فرماتا ہے تو اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ بندے پر اس نعمت کا اثر نظر آئے۔

قرآن پاک میں سورۃ یونسؑ آیت نمبر ۵۸ میں ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی مناؤ۔ وہ اس چیز سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

آمدِ مصطفیٰ ہوئی کفر روانہ ہو گیا

جس کے حضورؐ ہو گئے اسکا زمانہ ہو گیا

آمدِ مصطفیٰؐ پر جشن

کا سماں پیدا کرنا اہلِ مدینہ کی سنت ہے۔

مسلم شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۱۹ میں ہے کہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے موقع پر جشن کی کیفیت طاری تھی اور مرد، عورتیں، بچے، غلام سب دیواروں، بازاروں اور مکانوں کی چھتوں پر پھیلے ہوئے یوں نعرے لگا رہے تھے۔

یا محمد ۞ یا رسول اللہ

یا محمد ۞ یا رسول اللہ

اس لئیے بارہ ربیع الاول کو میلاد النبیؐ کا جلوس و

محافل صدیوں سے جاری ہیں ۔لہذا سب مسلمان خیر و برکت والے اس عظیم کام میں ہر طرح ضرور حصہ لیں ، جلوس میں شامل ہوں ، خوشیاں منائیں لیکن خلاف شرع امور سے ضرور پرہیز کریں ۔

از :۔ **مفتی غلام محمد عتیق**

خطیب

نوری مسجد ریلوے اسٹیشن گگو

تحصیل بورے والا ضلع وہاڑی

ربیع الاول

ماہ ربیع الاول بے حد متبرک اور فضیلت والا مہینہ ہے اور اسی برگزیدہ مہینہ میں شاہِ دوعالم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جلوہ افروز ہوئے اس لئے یہ بڑی رحمت وبرکت والا مہینہ ہے ۔

مخصوص نوافل ماہ ربیع الاول

پہلی تاریخ ماہ ربیع الاول بعد نماز عشاء سولہ رکعت نماز آٹھ سلام سے پڑھئے ۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھنی ہے ۔ ہر سلام کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنا ہے ۔

۞ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِی الْاُمِّیِ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ۞ اس نماز کی بہت فضیلت ہے ۔ اور انشاءاللہ اس نماز اور درود شریف پڑھنے والے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی زیارت سے فیض یاب ہوں گے لیکن باوضو ہونا ضروری ہے ۔ماہِ مبارک کی بارہ تاریخ بعد نماز ظہر بہ نیت ہدیہ بروحِ اقدس ﷺ بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھئے ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص اکیس اکیس مرتبہ پڑھئے ۔انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہو گی ۔اس نماز کے پڑھنے والے توحید پر قائم ہوں اور شرک سے بیزار ہوں، نیز باوضو ہوں۔

وضائف

ربیع الاول کی بارھویں، تیرھویں، چودھویں شب کو بعد نماز عشاء اس دعا کو سات ہزار سات سو اکتالیس مرتبہ پڑھئے ۔مزکورہ دُعا یہ ہے۔

یَابَدِیْعُ الْعَجَائِبْ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ

یہ دعا ترقیِ رزق کے لئے بہت افضل ہے مگر یہ خیال رہے

۔ . ہ تاریخ پیر ، جمعرات یا جمعہ کی ہو۔ ماہ ربیع

الاول میں سب مہینوں سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی

بہت فضیلت ہے ۔ کثرت کے ساتھ اس مہینے میں درود

شریف پڑھنا چاہئے ۔ پہلی تاریخ سے بارہ تاریخ تک بعد

نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھنا بہت

افضل ہے ۔اس درود شریف کو پڑھ کر باوضو سو جائے تو

حضور پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہو گی ۔

میلادالنبی ﷺ کا ثبوت قرآن سے

قرآنِ کریم میں حکم خداوندی ہے ۔﴿وذکر ھم بایام اللہ﴾"اور انھیں اللہ کے دن یاد دلا!""ابراھیم ۵"

﴿بعبد با لایام عن الوقائع العظیمته التی وقعت فیھا﴾ "ایام سے مراد وہ عظیم واقعات ہیں جو ان ایام

میں وقوع پزیر ہوئے۔ "قرآن میں باربار ﴿اذکر نعمتی التی انعمت علیکم ﴾"میری اس نعمت کا ذکر کرو جو میں نے تم پر کی۔ البقرة ص ۴۷"

﴿ واذ قال موسی لقومه اذکروا انعمته الله علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا و اتکم کالم یوت احدامن العلمین﴾

"اور یاد کرو جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب اس نے تم میں نبی پیدا کیا اور تمہیں حکمران بنایا اور تمہیں وہ کچھ دیا جو آج سارے جہان میں کسی کو نہ دیا۔ المائدہ ۲۰"

﴿ لقد من الله علی المو منین اذ بعث فیهم رسولاً من انفسهم یتلو علیهم ایٰة و یزکیهم رسولاً و یعلمهم الکتاب و لحکمة وان کانوا من قبل لفی

ضلل مبین ﴾ "بیشک اللہ نے بڑا احسان فرمایا مسلمانوں پر کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور انکو پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ آلِ عمران ۱۶۲"

فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ ﴿ لئن شکرتم لا ازیدنکم ﴾ "اگر تم نے شکر کیا تو تمہیں اور دوں گا۔ ابراہیم ۷"

﴿ ولئن کفرتم ان عذابی لشدید ﴾

"اور اگر تم نے نہ شکری کی تو بے شک میرا عذاب سخت ہے۔ ابراہیم ۷"

﴿ واما بنعمت ربك فحدث ﴾ "اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو"

﴿ الم ترا الی الزین بدلو نعمة الله واحلو قومهم

دار البوار ﴾ "کیا تم نے انہیں نہ دیکھا، جنہوں نے اللہ
کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر
لااتارا "ابراہیم ۲۸"

میلاد النبی ﷺ کا ثبوت
احادیث سے

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے۔

﴿سئل رسول الله ﷺ عن صوم الاثنين فقال
فيه ولدت وفيه انزل علی﴾ "رواہ مسلم"

رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن روزے کے متعلق پوچھا
گیا تو آپ نے فرمایا اسی دن میری پیدائش ہوئی ہے۔اور
اسی دن مجھ پر نزول وحی کی ابتدا ہوئی ہے۔

﴿لعمرك انهم لفی سکرتهم يعمهون﴾

"اے محبوب تمھاری عمر کی قسم بیشک اپنے نشہ میں وہ بھٹک رہے ہیں "الحجر ۷۲"

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿بعثت من خیر قرو ن بنی ادم قرنا فقو ناحتی کنت من القر آ ن الزی کنت منه﴾

" مجھے اولادِ آدم یکے بعد دیگرے بہترین زمانوں میں مبعوث کیا جاتا رہا یہاں تک کہ میں اس زمانے میں مبعوث ہوا۔ "رواہ بخا ری ، مشکوۃ ص ۵۱۱"

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ انا سید ولد ادم یو م القیمةواول من ینشق عنه القبرو اول شا فع واول مشفع﴾

"میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سر دار ہوں گا(یعنی سر داری کا ظہور وہاں ہو گا) اور پہلا وہ شخص جس کی قبر

کھلے گی اور پہلا شفاعت کرنیوالا اور مقبولِ شفاعت ہو گا۔

"رواہ مسلم مشکوۃ ص ۵۱۱"

حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿انی عند الله مکتوب خاتم النبین و ان ادم لمنجدل فی طنته وساخبرکم بارل امری دعوة ابراهیم وبشارة عیسیٰ وردیا امی التی داٗت حین وصغتنی وقد خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام﴾ "بیشک میں اللہ کے ہاں اس وقت تک بھی آخری نبی لکھا جا چکا تھا جب آدم عالم آب و گل میں تھے میں تمہیں اپنی پہلی بات بتاتا ہوں میں ابراہیمؑ کی دُعا اور عیسیٰؑ کی خوشخبری ہوں اور اپنی ماں کا وہ نظارہ ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا۔ جب ان کے جسمِ اقدس سے ایسا نور نکلا جس سے میری والدہ کے لئے

شام کے محلات چمک اٹھے۔ ''مشکوۃ ص ۵۱۳''

ابولہب کو خوشی منانے کا فائدہ

ابولہب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا تھا سخت معتصب اور بڑا کافر تھا جسکی مزمت میں سورۃ لہب نازل ہوئی۔

﴿ تبت یدآ ابی لھب وتب مآاغنی عنه ما له وما کسب سیصلی نا را ذات لھب وامراته حمالةالحطب فی جید ھا حبل من مسد ﴾

''جب ابولہب مرا تو اس کے اہلِ خاندان کو خواب میں بدترین حال میں دکھایا گیا۔ دیکھنے والے نے اس سے پوچھا کس حال سے دوچار ہو؟ ابولہب نے کہا میں نے تم سے بچھڑ کر کوئی بھلائی نہیں دیکھی ہاں (مجھے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان) سے سیراب کیا جاتا ہے کیونکہ میں نے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری سنانے پر)

ثویبہ کو (انگلی کے اشارے سے) آزاد کیا تھا۔ صحیح بخاری شریف ص ۷۶۴ جلد ۲ طبع کراچی

شیخ نجدی کا اعتراف

ابو لہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو کہا گیا تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا آگ میں جل رہا ہوں۔ لیکن ہر پیر والے دن میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے۔ اور میں اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان سے پانی چوستا ہوں اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جب ثویبہ نے مجھے نبی کریم ﷺ کی پیدائش کی خوشخبری سنائی تو میں نے انگلی کے اشارے سے آزاد کر دیا۔

شیخ نجدی کا تبصرہ

پھر جب ابو لہب جیسے کافر کا یہ حال ہے جسکی برائی میں قرآن مجید میں سورت نازل ہوئی۔ کہ اسکو میلاد النبی ﷺ

کی رات خوشی منانے پر یہ جزاء (یعنی عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے تو اس توحید پر ایمان رکھنے والے مسلمان امتی کا کیا مقام ہوگا؟ جو آپ کے میلاد کی خوشی منائے)

(مختصر سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم طبع لاہور ص ۱۳)

کافر سے تخفیف عذاب؟

اس سوال کے متعلق کہ کافر کے عذاب میں تخفیف نہیں ہو سکتی پھر ابو لہب سے میلاد کی خوشی منانے پر عذاب میں کیسے تخفیف ہو گئی؟ علامہ بدرالدین عینی شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

فی ھذا لحدیث من الفقه ان الکافر قد یعطی عوضا من اعماله التی یکون منھا قربه لاھل الایمان بالله کما فی حق ابی طالب' غیر ان تخفیف ابی لھب اقل من التخفیف عن ابی طالب

وذالك لنصرة ابی طالب لرسول الله ﷺ وحیا طته له' وعداوة ابی لهب له ....قال اکرمانی .....یحتمل ان یکون العمل الصالح والخیر الزی یتعلق با لرسول ﷺ مخصوصا کما ان باطالب ایضاً ینتفع تخفیف العذاب ﴾

اس حدیث میں سمجھنے کی بات یہ ہے کہ جو اعمال اہلِ ایمان کے لئے باعث ثواب ہیں کبھی ان کی بجا آوری پر کافر کو بھی ثواب دیا جاتا ہے جیسے ا بو طالبؓ کے حق میں۔ مگر ابو لہب کو ملنے والی رعائت، ابو اطالب کو ملنے والی رعائت سے کم ہے۔اس کی وجہ یہ ہے ابو طالب نے نبی کریم ﷺ مددو حمایت کی ہے اور ابو لہب نے آپ سے دشمنی رکھی۔۔۔۔۔

امام کرمانی نے فرمایا........ احتمال ہے کہ وہ نیک کام اور وہ نیکی جس کا تعلق رسول اللہ ﷺ سے ہو، وہ اس (حکم

عام ہے) (کہ کافر کی نیکی اس کے کام نہیں آتی) مخصوص ہو (اور جو نیکی ذات رسول اللہ ﷺ سے متعلق ہے وہ کافر کو بھی فائدہ دیتی ہو) جیسے ابو طالب بھی خدمت رسول کے صدقے عذاب میں رعایت سے فائدہ اٹھارہے ہیں۔

عمدہ القاری شرح صحیح بخاری صہ ۹۵ ج ۲۰ طبع مصر۔

للعلامہ بدرالدین عینی م ۸۵۵ھ

اہلِ مکہ کی طرف سے محفل میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

قال السخاوی واما اهل مكة معدن الخير والبركة فيتو جهون الى المكان المتواتر بين الناس انه محل مولده وهو فى "سوق اليل" رجاء

بلوغ كل منهم بذالك المقصد ويزيد اهتمامهم به
الى يو م العيدحتى قل ان يختلف عنه احد من
صالح وصالح ‘ ومقل وسعيد سيما " الشريف
صاحب الحجاز " بدون توار و حجاز .قلت :
الا ن سيماء الشريف لاتيان ذالك الزمان ‘قال
وجو قاضيها وعالمها البرهانى الشا فى اطعام
غالب الواردين و كثير من القاطنين المشاهدين
فاخر الا طعمنه والحلوى ‘ ويمد للجمهور فى
منزله صبحتها سماطاً جا معاً رجاء لكشف البلوى
‘ وتبعه ولده الجمالى فى ذالك للقاطن و السالك ‘
(المورد الروی فی مولد النبی : ۱۵ از ملا علی قاریؒ)

امام سخاویؒ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ خیر وبرکت کی کان ہیں۔
وہ اس مشہور مقام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو نبی اکرم

ﷺ کی جائے ولادت ہے۔ یہ سوق الیل میں واقع ہے (متوجہ اس لئے ہوتے ہیں) تاکہ ان میں سے ہر کوئی اپنے مقصد کو پالے یہ لوگ عید (میلاد) کے دن اس اہتمام میں مزید اضافہ کرتے ہیں یہاں تک کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نیک یا بد 'سعید یا شقی اس اہتمام سے پیچھے رہ جائے۔ خصوصاً امیر حجاز (بشریف مکہ) بلاتردد (بخوشی) شرکت کرتے ہیں اور امیر حجاز (الشریف) آمد پر اس جگہ ایک مخصوص نشان بنا دیا جاتا ہے۔ پہلے زمانہ میں نہ تھا اور مکہ کے قاضی اور عالم "البرھانی الشافعی" نے بے شمار زائرین 'خدام اور حاضرین کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔ اور وہ (امیر حجاز) اپنے گھر میں عوام کے لئے وسیع و عریض دستر خوان بچھاتا ہے یہ امید کرتے ہوئے کہ مصیبت اور آزمائش ٹل جائے اور اس کے بیٹے "الجمالی" نے

بھی خدام اور مسافروں کے حق میں اپنے والدین تبدیلی

ہے۔

اہل مدینہ کی طرف سے محفل میلاد کا انعقاد

ولا هل المدينه .... كثرهم الله تعالىٰ به اختفال

وعلى فعلة اقبال وكان للملك المظفر صاحب

"اربك" بذالك فيها اتم العنايه واهتماما بشانه

جاوز الغاوى فا ثنى عليه به العلامه ابو شامه احد

شيوخ النووى السابق في الستقا مه في كتا ب

الباعث عل البد ع والحوادث مثل هذا الحسن:

يندب اليه ويشكر فاعله ويشنى عليه زا د ابن

الجزرى ولو لم يكن فى ذالك الا ارغام

الشیطان وسرور اھل الایمان قال یعنی الجزری
واذا کان اھل الطلب اتخذو الیله مو لد نبیھم عید
اکبر فاھل الاسلام اولی با لتکریم واجدر
(المورد الروی فی مولد النبی : ۱۵،۶ از ملا علی قاری)

اہل مدینہ (اللہ ان کو زیادہ کرے) بھی اسی محافل منعقد کرتے ہیں اور اس طرح کے امور بجالاتے ہیں اور بادشاہ مظفر شاہ اربکؒ اس معاملے میں بہت زیادہ توجہ دینے والا اور حد سے زیادہ اہتمام کرنے والا تھا۔ (جو کہ امام نووی کے شیوخ میں سے ہیں اور صاحب استطاعت بزرگ ہیں) علامہ ابو شامہؒ اپنی کتاب "الباعث علی البدی والحوادث" میں اس اہتمام پر (بادشاہ) کی تعریف کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں "اساس طرح کے اچھے امور اس (بادشاہ) و تھے وہ یسے افعال کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور

تعریف کرتا تھا۔ امام جزری اس پر اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ گوا ان امور کی بجا آوری سے صرف شیطان کی تذلیل اور اہل ایمان کی شادمانی و مسرت ہی مقصود ہو۔ آگے مزید فرماتے ہیں جب عیسائی اپنے نبی کی شبِ ولادت کو بہت جشن کے طور پر مناتے ہیں تو اہلِ اسلام اپنے حضور اکرم ﷺ تعظیم و تکریم کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ ﷺ کے یوم ولادت بے پناہ خوشی و مسرت کا اظہار کریں۔ امام محمد بن جار اللہ ابن ظہیرہ...

اہل مکہ کا جشن میلاد

جرت العادة بمكة ليلة الثانى عشر من ربيع الاول كل عام ان قاضى مكة الشافعى يتهياء لزيارة هذا المحل الشريف بعد صلاة المغرب فى جمع عظيم منهم الثلاثة القضاة واكثر الاعيان من

الفقهاء والفضلاء وذوى البيوت بفوانيس كثيرة
وشموع عظيمة واز دحام عظيم ويدعى فية
للسطان ولا مير مكة وللقاضى الشافعى بعد تقدم
خطبة منا سبة للمقام ثم يعود منه الى المسجد
الحرام قبل العشاء ويجلس خلف مقام الخليل
عليه السلام بازاء قبه الفرا شين و يد الداعى لمن
ذكر انفا بحضور القضاة واكثر الفقهاء ثم يصلون
العشاء وينصرفون .

(الجامع اللطيف فی فضل مکہ واهلها وبناء السيت الشريف ۲۰۱)

ہر سال مکہ شریف میں ۱۲ ربیع الاول کی رات کو اہل مکہ
کا یہ معمول ہے کہ قاضئ مکہ جو کہ شافعیؒ ہیں مغرب کی
نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد
شریف کی زیارت کے لئے جاتے ہیں ان لوگوں میں

تینوں مذاہب فقہ کے آئمہ، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہل شہر
ہوتے ہیں ان کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں
ہوتی ہیں وہاں جا کر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ
ہوتا ہے اور پھر بادشاہ وقت امیرِ مکہ اور قاضی شافعی
(منتظم ہونے کی وجہ سے) کے لئے دعا کی جاتی ہے اور یہ
اجتماع عشاء تک جاری رہتا ہے اور عشاء سے تھوڑا پہلے
مسجد حرام آجاتے ہیں مقام ابراہیمؑ پر اکھٹے دوبارہ دعا کرتے
ہیں۔ اس میں بھی تمام قاضی اور فقہاء شریک ہوتے ہیں
پھر عشاء کی نماز ادا کی جاتی ہے پھر الوداع ہو جاتے ہیں۔

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
شیخ محمد رضا مصری کی تحقیق

امام ابو شامہ شیخ نوویؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے دور کا نیا مگر
بہترین عمل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کا

جشن منانے کا عمل ہے جس میں اس مبارک خوشی کی مناسبت سے صدقہ و خیرات محفلوں کی زیبائش و آرائش اور اظہار مسرت کیا جاتا ہے۔ یہ مبارک تقریبات فقراء سے حسن سلوک کے علاوہ امتیوں کی آنحضرت ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت اور اہل محفل کے دل میں آپؐ کی فضیلت و عظمت کی پختگی اور آپؐ کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجنے والے کے قلبی شکر و امتنان کا احساس دلاتی ہیں۔

امام سخاویؒ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کا عروج تین صدی بعد ہوا ہے۔ اسکے بعد سے تمام ممالک و امصار میں مسلمانان عالم عید میلاد النبی ﷺ مناتے چلے آرہے ہیں۔ وہ ان دنوں میں خیرات و صدقات کرتے اور میلاد النبی ﷺ کی مجالس منعقد کرتے ہیں جن کی برکتوں

سے ان پر حق تعالیٰ کا عام فضل و کرم ہوتا ہے

مشہور محدث امام ابن جوزیؒ

لا زال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر بلادالعرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبی ﷺ ويفرحون بقدوم هلال شهر ربيع الاول ويهتمون اهتماما بليغا على السماع والقراة لمولد النبی ﷺ وينالون بذالك اجراً جزيلاً وفوزاً عظيماً.

(المولد النبوی ۵۸)

ہمیشہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن غرض شرق سے غرب تک تمام بلاد عرب کے باشندے میلاد النبیؐ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ جب ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہیں تو انکی خوشی کی انتہاء نہیں رہتی۔ چنانچہ

ذکرِ میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور بے پناہ اجروکامیابی حاصل کرتے ہیں۔

شیخ محمد بن علوی المالکی المکی کی تحقیق

﴿ان الاحتفال بالمولد النبوی الشریف تعبیر عن الفرح والسرور بالمصطفی ﷺ وقد انتفع به فقد جاء فی البخاری انه یخفف عن ابی لهب کل یوم الاثنین بسبب عتقه لثوبیه جاریة لما بشرته بولادة المصطفی ﷺ.﴾

(حول الاحتفال بذکری المولد النبوی الشریف از السید محمد بن علوی بن عباس المالکی الحسینی)

"بے شک میلاد النبی ﷺ کی محفل حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی و مسرت سے عبارت ہے اور

اس اظہار خوشی پر تو کافر نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ سوموار کے روز اس لئے ابولھب کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے کہ اس نے اپنی لونڈی ثوبیہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دینے کی بنا پر (اظہار مسرت کی وجہ سے) آزاد کر دیا تھا۔

مکہ معظمہ کی تقریب میلاد

گیارھویں ربیع الاول کو مکہ مکرمہ کے درودیوار عین اس وقت توپوں کی صدائے بازگشت سے گونج اٹھے جب کہ حرم شریف کے مؤذن نے نماز عصر کے لئے اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صدا بلند کی سب لوگ آپس میں ایک دوسرے کو عید میلاد النبی ﷺ پر مبارک باد دینے لگے۔ مغرب کی نماز ایک بڑے مجمع کے ساتھ شریف حسین نے حنفی مصلے پر ادا کی۔ نماز سے فراغت پانے کے بعد

سب سے پہلے قاضی القضاۃ نے حسبِ دستور شریف حسین کو عید میلاد کی مبارک باد دی۔ پھر تمام وزراء اور ارکان سلطنت ایک عام مجمع کے ساتھ جس میں دیگر اعیان شہر بھی شامل تھے نبی کریم ﷺ کے مقام ولادت کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ شاندار مجمع نہایت انتظام واحتشام کے ساتھ مولد النبیؐ کی طرف روانہ ہوا۔ قصرِ سلطنت سے مولد النبی ﷺ تک راستے میں دورویہ اعلیٰ درجے کی روشنی کا انتظام تھااور مولد النبی ﷺ تو اپنی رنگ برنگ روشنی سے رشکِ جنت بناہوا تھا۔ زائرین کا یہ جمع وہاں پہنچ کر مؤدب کھڑا ہو گیااور ایک شخص نے نہایت مؤثر طریقے سے سیرتِ احمدیہ ﷺ بیان کی جس کو تمام حاضرین نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ سنتے رہے اور ایک عام سکوت تھا جو تمام محفل پر طاری تھا

ایسے متبرک مقام کی بزرگی کسی کو حرکت کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتی تھی اور اس یوم سعید کی خوشی ہر شخص کو بے حال کئے ہوئے تھی۔ اسکے بعد شیخ فواد نائب وزیر خارجہ نے ایک برجستہ تقریر کی جس میں عالم انسانی کے اس انقلابِ عظیم پر روشنی ڈالی ہے۔ جس کا سبب وہ خلاصہ الوجود ذات تھی ﷺ۔۔۔ آخر میں قابل مقرر نے ایک نعتیہ قصیدہ پڑھا جس کو سن کر سامعین بہت محظوظ ہوئے اس سے فارغ ہو کر سب نے مقام ولادت کی ایک ایک زیارت کی پھر واپس ہو کر حرم شریف نماز عشاء ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سب حرم شریف کے ایک دالان میں مقررہ سالانہ بیانِ میلاد سننے کے لئے جمع ہو گئے۔ یہاں بھی مقرر نے نہایت خوش اسلوبی سے اخلاق واوصاف نبی کریم ﷺ بیان کئے۔

عید میلاد کی خوشی میں تمام کچہریاں، دفاتر، اور مدارس بھی بارہویں ربیع الاول کو ایک دن کے لئے بند کر دیے گئے اور اس طرح یہ خوشی اور سرور کا دن ختم ہو گیا خدا سے دعا ہے کہ وہ اس سرور اور مسرت کے ساتھ پھر یہ دن دکھائے۔ (ماخوذ از اخبار "القبلہ" مکہ مکرمہ)

(ماہنامہ "طریقت" لاہور مارچ ۱۹۱۷: ۲۱، ۲۲، ۲۳)

مکہ معظمہ میں جشنِ میلادالنبیؐ کی اخباری رپورٹ ۱۹۱۷ء

روزِ پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بڑی خوشی منائی جاتی ہے۔ اس کو "عید یوم ولادتؐ" کہتے ہیں۔ اس روز جلیبیاں بکثرت بکتی ہں۔ حرم شریف میں حنفی مصلے کے پیچھے مکلّف فرش بچھایا جاتا ہے۔ شریف اور کمانڈر حجاز

مع سٹاف کے لباس فاخرہ زرق برق کا پہنے ہوئے آکر مو
جود ہوتے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی جائے
ولادت پر جا کر تھوڑی دیر نعت شریف پڑھ کر واپس آتے
ہیں ۔ حرم شریف سے مولد النبیؐ تک دو رویہ لالٹینوں
کی قطاریں روشن کی جاتی ہیں ۔ اور راستے میں جو مکانات
اور دوکانیں واقع ہیں ان پر روشنی کی جاتی ہے ۔ جائے
ولادت اس روز بقعہ نور بنی ہوتی ہے جاتے وقت ان
کے آگے مولود خوان نہایت خوش الحانی سے نعت
شریف پڑھتے چلتے جاتے ہیں ۔ ۲ بجے شب تک نعت ،
مولود اور ختم پڑھتے ہیں اور رات مولود النبی ﷺ پر
مختلف جماعتیں جا کر نعت خوانی کرتی ہیں ۔
۱۱ ربیع الاول کی مغرب سے ۱۲ ربیع الاول کی عصر
تک ہر نماز کے وقت ۲۱ توپ سلامی کے قلعہ جہاد سے

ترکی توپ خانہ سر کرتا ہے۔ان دنوں اہل مکہ بہت جشن کرتے، نعت پڑھتے اور کثرت سے مجالس میلاد منعقد کرتے ہیں۔

(ماہنامہ طریقت لاہور۔جنوری ۱۹۱۷ء: ۲،۳)

جشنِ میلاد پر جلنے والا

﴿ان ابلیس رن اربع رنات ، حین لعن وحین ولد رسول الله وحین انزلت الفاتحه﴾

"بیشک ابلیس (شیطان) چار بار رویا ہے۔اول جب لعنتی بنا۔دوسرے جب زمین پر اتارا گیا تیسرے جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی ۔ چوتھے جب سورۃ فاتحہ نازل کی گئی۔

" البدایہ والنہایہ۔ابن کثیر ۲-۲۶۶ج بیروت"

آج بھی جشن میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بہت سے

چہروں پر بجائے خوشی و رونق کے ہوائیاں اڑ رہی ہوتی ہیں۔ مزاج برہم، پیشانیوں پر بل، اور طبیعت بوجھل محسوس ہوتی ہے۔

میلاد النبیؐ پر لکھی جانے والی ائمہ ومحدثین کی چند مزید کتب

اس موضوع پر آئمہ اور محدثین مستقل کتابیں لکھیں ان میں سے بعض نظم میں ہیں اور بعض نثر میں، بعض ضخیم اور بعض مختصر۔ ذیل میں چند ایک کا تذکرہ کیا جارہا ہے ۔

ا۔ امام محمد بن ابی بکر المعروف امام ابن ناصر الدین الدمشقی (المتوفی ۸۰۸ھ)

i ۔ جامع الاثار فی مولد النبیؐ المختار

ii۔ اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق

iii۔ مورد الھادی فی مولد الھادی

۲۔ امام عبدالرحیم بن الحسین المصری المعروف حافظ عراقی (المتوفی ۸۰۸ھ)

i۔ المورد الهنی فی لمولد سنی

۳۔ امام محمد بن عبدالرحمٰن (المتوفی ۹۰۲ھ)

i۔ الضوء الامع ii۔ مولد النبی ﷺ

۴۔ امام ابن حجر الھیتمی المکی

i۔ النعمة الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدمؑ

ii۔ تحریر الکلام فی القیام عند ذکر مولد سید الانامؐ

iii۔ تحفہ الاخیار فی مولد المختار ﷺ

۵۔ امام ملا علی القاری (المتوفی ۱۰۱۴ھ)

المورد الروی فی لمولد النبویؐ

۶۔ امام عماد الدین اسماعیل مولود النبوی ﷺ

۷۔ امام وجیہ الدین عبدالرحمٰن (المتوفی ۹۴۴ھ)

مولود النبوی

٨۔ امام ابن جوزیؒ (المتوفی ۵۹۷ھ) المولد العروس

٩۔ امام جلال الدین سیوطیؒ (المتوفی ٩٤٩ھ)

حسن المقصد فی عمل المولد

١٠۔ امام ابن دحیہ الکلبی (المتوفی ٦٣٣ھ)

التنویر فی مولد السراج المنیر

گلو پرنٹنگ ایجنسی گگو

بابا تاج مارکیٹ گگو

فون : 0447-500488

کمپوزر : محمد سلیم 173 گگو